REGD No P-67

رجسٹرڈ نمبر L ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶

شمارہ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ ۔/۷ روپے
ششماہی ۔/۴ روپے
ممالک غیر ۔/۸ روپے

فی پرچہ دائے پیسے

۱۴ دسمبر ۱۹۶۷ء	۱۱ رمضان ۱۳۸۷ھ	۱۴ فتح ۱۳۴۶ ہش

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ دسمبر کی رپورٹ مظہر ہے کہ
حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور انور نے ۶ دسمبر کو مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد مجلس عرفان میں تشریف فرما کر قرآن مجید کی عظمت اور اسکی برکات پہ روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں احباب کو قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہونے اور اسکے نورانی نور سے اپنے سینوں کو منور کرنے کی طرف توجہ دلائی

قادیان ۱۲ دسمبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بالفعل تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ عزیزی صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہ اللہ کو خسرہ نکل چکا ہے اب کمزوری باقی ہے احباب عزیزموصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—— رمضان المبارک کے سلسلہ میں ہر دو مرکزی مساجد میں نماز تراویح جاری ہے اور نماز ظہر تا عصر درس القرآن بھی دیا جا رہا ہے چنانچہ چوہدری مبارک علی صاحب پہلے پانچ پاروں کا درس دے چکے ہیں بعدہٗ سورۃ مائدہ سے سورۃ توبہ تک مکرم مولوی عبدالحق صاحب درس مکمل کر چکے اور سورۃ یونس سے مولوی محمد حفیظ صاحب اپنا حصہ درس شروع کرینگے مقامی احباب پورے ذوق شوق سے درس میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان اور قرآن کریم کی برکات سے بڑھ چڑھ کر حصہ پانے کی توفیق دے۔ آمین۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

معززین کے پیغامات اور نیک خواہشات کا اظہار

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر جو عہدیداران حکومت و معززین تشریف لا کر شریک جلسہ ہوئے اُن میں سے جناب جنرل راجندر سنگھ صاحب سپیرو سابق وزیر مال حکومت پنجاب کا نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جو جلسہ سالانہ کے آخری دن تشریف لائے اور نہایت محبت بھرے اور صلح و آشتی کے الفاظ میں حاضرین جلسہ کو خطاب فرمایا۔
جن مرکزی و صوبائی وزراء و اعلیٰ عہدیداران و معززین نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت ناموں کے جواب میں اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ میں شمولیت سے معذرت کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے پیغامات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدر جمہوریہ ہند

صدر جمہوریہ ہند جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی طرف سے ان کے ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری کے۔ آر گپتا رقم فرماتے ہیں:۔
"صدر محترم نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کے دعوت نامہ مجریہ ۸ رنومبر ۱۹۶۷ء بابت شمولیت جلسہ سالانہ قادیان کے سلسلہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ ان کے لئے جلسہ میں شریک ہونا ممکن نہیں ہو سکے گا"۔

نائب صدر جمہوریہ ہند

نائب صدر جمہوریہ ہند جناب وی۔ وی۔ گری جی کی خدمت میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ بھجوایا گیا تھا۔ اس کے جواب میں وہ رقم فرماتے ہیں۔ کہ:۔
"میں احمدیہ جماعت کے مذہبی سالانہ جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں"۔

وزیر اعظم ہند

پرائم منسٹر جمہوریہ ہند کی جانب سے انکے ڈپٹی انفارمیشن ایڈوائزر ایچ وائی شردا پرشاد رقم فرماتے ہیں کہ:۔
"پرائم منسٹر آپ کی چٹھی کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور ۲۴ رنومبر کو قادیان میں جماعت احمدیہ کے منعقد ہونے والے سالانہ جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتی ہیں"۔

مرکزی وزیر جناب فخر الدین احمد صاحب وزیر صنعت و ترقی

جناب فخر الدین احمد صاحب وزیر صنعت و ترقی رقم فرماتے ہیں:۔
"مجھے یہ معلوم ہو کر بے حد مسرت ہوئی کہ انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام چھہتروان سالانہ اجتماع قادیان میں ہو رہا ہے۔ میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کی وجہ سے اس اجتماع میں شرکت نہ کر سکوں گا جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اس مبارک موقعہ پہ میری جانب سے نیک خواہشات قبول فرمائیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی سعی مبارک ہو اور مجوزہ تقریبات بحسن و خوبی انجام پذیر ہوں۔ آمین"۔

پروفیسر دیوان چند شرما ایم۔ پی

جناب پروفیسر دیوان چند صاحب شرما۔ ممبر پارلیمنٹ ۱۹ ونڈسر پیلس۔ نئی دہلی رقم فرماتے ہیں۔ کہ:۔
جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع جو ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ رنومبر ۱۹۶۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شریک ہونے کے لئے دعوت نامہ کا شکریہ۔ مجھے اس میں شامل ہو کر بڑی مسرت ہوتی مگر ان تاریخوں میں پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہو گا۔ اسلئے اجتماع میں میرا شرکت کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ تاہم میں جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں"۔

گورنر پنجاب

جناب D. C. Pavate صاحب گورنر پنجاب نے رقم فرمایا۔ کہ:۔
"آپ کی چٹھی ملی جس میں مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ میں جلسہ میں شریک ہو کر بہت خوشی محسوس کرتا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ان تاریخوں میں فارغ نہ ہو سکوں گا۔ اسلئے متاسف ہوں کہ آپ کے جلسہ میں شریک ہو کر لطف اندوز نہیں ہو سکوں گا"۔

چیف سیکرٹری پنجاب

جناب سردار گیان سنگھ صاحب کاہلوں آئی سی۔ ایس چیف سیکرٹری پنجاب دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ اور بوجہ مصروفیات جلسہ سالانہ میں شمولیت سے معذرت خواہ ہیں۔

ڈپٹی سپیکر پنجاب

جناب ڈاکٹر جگجیت سنگھ صاحب چوہان ڈپٹی سپیکر۔ پنجاب ودھان سبھا چنڈی گڑھ رقم فرماتے ہیں:۔
"آپ کا بہت بہت شکریہ جو آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع میں مجھے شرکت کی دعوت دی ہے۔ میں اپنی حد تک پوری کوشش کروں گا۔ کہ ۲۵ رنومبر کی شام یا ۲۶ رنومبر کی صبح کو جلسہ میں شامل ہو سکوں۔ میں بزرگ شخصیتوں کے کلام کو سنکر بے حد خوشی محسوس کرونگا۔ کوئی میرے لائق خدمت کام ہو تو مطلع فرمائیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء

رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں

رمضان شریف کا مہینہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جن کو ان برکات سے متمتع ہونے کا موقعہ مل رہا ہے۔ مسنون طریق پر روزے کے ساتھ دعاؤں کا التزام ان برکتوں اور فضلوں کے سمیٹنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

رمضان شریف کی عظیم الشان اہمیت و عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ اس بابرکت مہینہ کی نسبت قرآن مجید میں بطور تعارف فرمایا گیا ہے کہ

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

یعنی رمضان شریف کا وہ عظیم القدر مہینہ ہے جس میں قرآن پاک کا نزول ہوا۔ اور قرآن کریم کے بارہ میں ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وھٰذا کتاب انزلناہ مبارک کہ ہر قسم کی خیر و برکت کا مجموعہ یہ کلام مجید ہے۔ اس لئے جو شخص بھی اس بات کا آرزومند ہے کہ رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ اندوز ہو وہ سمجھ لے کہ قرآن کریم سب قسم کی برکتوں کا خزانہ ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اس چشمہ پر اپنا منہ رکھ دے۔ جس نے اس چشمہ سے پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں رہ سکتا۔

احادیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور فرماتے۔ حضور کا یہ طریق بھی قرآنی نزول کی ایک لطیف عملی تفسیر ہے کیونکہ کلام پاک کا بار بار اعادہ اور مضامین کا دماغ میں مستحضر کرتے رہنا نزول قرآن کی برکات کو زیادہ بہتر رنگ میں اپنے دل میں کھینچ لینے کا موجب ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کا نسبتاً زیادہ التزام کیا جائے۔ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت امام عالی مقام نے جماعت میں ایک منصوبہ کے تحت قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی تحریک فرما رکھی ہے۔ حضور کی اس سکیم کے مطابق جس قدر پڑھا گیا ہے اس مہینہ میں باقاعدہ طور پر اس کا دور کیا جائے تا کہ ذہن میں اچھی طرح سے راسخ ہو جائے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی آیات اُن اونٹوں کی طرح ہیں جن کا گھٹنا باندھ دیا جائے تو وہ تابع ہو رہتے ہیں ورنہ بھاگ جاتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن کریم کی برکتوں سے وافر حصہ پاتا چلا جائے اُس کا فرض ہے کہ اس کی تلاوت کا التزام رکھے بار بار پڑھے اس کے معانی اور مطالب پر ہمیشہ نگاہ رکھے اور یہ رمضان شریف میں اس کے بے شمار مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔

رمضان شریف کی بے شمار برکتوں میں سے ایک بڑی برکت یہ بھی ہے کہ اس مہینہ میں قرب الٰہی کے حصول کے مواقع زیادہ روشن طریق پر میسر آتے رہتے ہیں۔ اور انتشار ار روحانیت کے نتیجہ میں ایک ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ جو مخلوق کو خالق کے ساتھ ملا دیتے ہیں بے حد سازگار ہوتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون۔
(البقرہ)

بتایا گیا ہے کہ قرب الٰہی کا ثبوت اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان مبارک ایام میں رب العزت اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو بکثرت قبول فرماتا ہے۔ جب بھی اس کا بندہ اُس کے آستانہ پر جھک کر کچھ مانگتا ہے تو وہ مجیب الدعوات اُس کے دامن مراد کو بھر دیتا ہے۔ آیت کریمہ کے دوسرے حصہ میں اس بات کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اس مقصود و مطلوب کو پا لینے کے لئے دو طور کا التزام ضروری ہے۔ ایک یہ کہ بندہ اپنے مالک حقیقی کے دروازے پر پہنچ کر دستک دے۔ کیونکہ جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اُس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ مگر اُس وقت دوسرے نمبر پر بندہ کے دل میں خدا کی ذات پر ایسا محکم ایمان اور پختہ یقین ہو کہ وہ اُس کی جمیع دعاؤں کو قبول کر لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

تیسرے نمبر پر روزے کی ظاہری شروط کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ روزے کی روح اور اصل مقصد کا حصول بھی ضروری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رمضان شریف کے آغاز سے اختتام تک اُن سبھی ہدایات پر کامل طور پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ جو روزہ کے لئے بطور جسم کے ہیں اور ساتھ ہی روزہ کی روح یعنی طہارت نفس اور تقویٰ کے حصول پر بھی نگاہ رہے۔ اگر یہ نہیں تو محض بھوک پیاس برداشت کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ اگرچہ حضور پہلے ہی اسخی الناس تھے لیکن ماہ صیام میں تو حضور کی جود و سخا کا عالم ہی اور ہوتا۔ اور حدیث کے الفاظ کے مطابق تیز ہوا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف کا صدقہ و خیرات کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب ... صدقہ و خیرات کثرت سے دینے کی تلقین فرمائی۔ اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ ایک فقرہ ہمیں بڑا ہی لطف دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

صدقہ اس بات کی علامت ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے۔

بلاشبہ صدقہ کے حقیقی مفہوم کو واضح کرنے کے لئے یہ فقرہ بڑا ہی جامع اور نہایت درجہ پُر لطف ہے۔ اب صدقہ کے اسی مفہوم کو ذہن میں رکھ کر غور کیجئے تو آپ پر ماہ صیام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی حکمت اور اس کا فلسفہ واضح ہو جائے گا۔

اور یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ ماہ صیام میں ہر روزہ دار کا اصل مقصود و مطلوب تو رضاء الٰہی کا حصول ہی ہے۔ اس بیش بہا دولت کے مقابلہ میں روپے پیسے کی حیثیت ہی کیا ہے اس لئے ایک مومن کے دل میں جس قدر خدا کی محبت بڑھی ہوتی ہے اُسی قدر اُس کے مال و متاع کو اُس کی راہ میں خرچ کر دینے کا جذبہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی ذات کے بارہ میں اعرف الناس تھے اس لئے حضور کی جود و سخا بھی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔

پس ماہ صیام میں مومنوں کو اس پہلو سے بھی نیکی میں وافر حصہ لینے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک انسان کس راہ سے قبول کر لیا جائے۔ اسلئے بارگاہ الٰہی میں مقبول بننے کیلئے ہر ممکن دروازے سے داخل ہونے کی کوشش

قادیان میں نماز تراویح و درس القرآن

رمضان المبارک کا مقدس اور نہایت ہی بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے قادیان کی مقدس بستی میں اسی ماہ مسجد اقصیٰ میں نماز عشاء کے بعد مکرم حافظ الٰہ دین صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اور مسجد مبارک میں نماز تہجد کے وقت مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔

نماز ظہر سے عصر تک مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ پہلے پانچ پاروں کا درس مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے دیا ہے (یہ اگلے پانچ پاروں کا درس مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل مبلغ مظفرپور دے رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل نے اس خدمت کو قبول کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان جملہ حضرات کو بہترین رنگ میں اس سعادت سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہیں بیش بہا فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فدیۃ الصیام

جو دوست اپنی مستقل بیماری یا بڑھاپے یا سفر یا کسی اور شرعی عذر کی بناء پر روزے رکھنے سے معذور ہوں انہیں شریعت نے رخصت دی ہے کہ وہ کھانے یا نقدی کی صورت میں مسکینوں اور ناداروں کو فدیۂ رمضان ادا کریں۔ تا کہ وہ ثواب سے محروم نہ رہیں۔ چونکہ ایسا انتظام مرکز میں موجود ہے اسلئے ۱/۲۵ روپے یومیہ کے حساب سے ذیل کے پتہ پر رقوم ارسال فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جب اللہ تعالیٰ نے جب یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تم پر کھولے جائیں گے۔ پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھدار اور فراست والے ہیں اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم سے خدا چاہے تو ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبر کا مادہ عطا کیا ہے اور ہماری ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی تسلی دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر رمضان کے مہینہ میں بینات کھولیں جو قرآن کریم کے احکام کی ہیں۔ وہ بھی کھولتا ہے علم قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

اور چونکہ یہ فرقان ہے ایسے شخص کو جو خلوص نیت کے ساتھ رمضان کی عبادات بجا لاتا ہے اور اس کی عبادات مقبول ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرقان عطا کرتا ہے

فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نور عطا کرتا ہے اور اس نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نور اسے قرب الٰہی کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ... زمین اور آسمانوں کا نور اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ میں بہتر نور اور زیادہ نور عطا کرتا ہے۔ اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے اس لئے تمہیں یہ کہتے ہیں کہ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

جسے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور صحت میں رمضان دکھایا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اُٹھائے اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور تندرست ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجا لائے کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بھوکا رہنے سے خدا کو یا خدا کے بندوں کو کیا فائدہ۔ اگر یہ شخص اس بھوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ

رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کرے

روزے بھی رکھے نوافل بھی ادا کرے غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غم خواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کثرت تلاوت اور کثرت نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے بینات کے اور نور من اللہ کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پورا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں۔ مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا روزہ نہیں رکھتا یہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں۔ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

میں ایک تو اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور یہ قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم پر میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوشحالی کا باعث ہوں۔ اور جو مشکلات تمہاری روحانی لنگڑی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ۔ پس تمہیں اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ کے اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گزار رہے ہو اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ کمال کے معنے عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے وہ غرض پوری ہو جائے اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام ہم نے اس لئے کیا ہے کہ تا تم اس غرض کو پورا کرو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجا لاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بینات اور نور کو حاصل کر لو گے لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرا دے پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور اس نعمت کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گر بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہیئے کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پہ نازل ہو تُكَبِّرُوا اللّٰهَ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو اور

اپنے نفس کو بھول جاؤ

اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی انجام تک ساتھ رہیں گی تمہارا انجام بخیر ہو گا اور یہ طریق ہے شکر

ادا کرنے کا۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کوئی ہدایت یا بینہ یا کوئی نور عطا کرتا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو تم شکر کس کا ادا کرو گے۔ تم اپنے نفس کا ہی شکر ادا کرو گے نا۔ لیکن اگر تم اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہدایت بھی ملتی ہے صراط مستقیم کی شناخت کی رنگ میں یا حکمتوں کے نزول کے رنگ میں یا اس نور کے رنگ میں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور ان کے دل کو منور کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان پر قرب کی راہوں کو کھولتا ہے۔ یہ سب کچھ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے اور اس سے اس کی عظمت اور اس کی کبریائی ثابت ہوتی ہے پس اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعلان کرو گے اور

خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی

کو اپنے دلوں میں محسوس کرو گے اور اپنے نفس کو اس کی راہ میں مٹا دو گے تب تم شکر کرنے کے قابل ہو گے ورنہ تم شکر کے قابل نہیں ہو گے۔ تمہارا شکر زبانوں پر تو ہو گا لیکن تمہارے دل اور تمہارے اعمال اور تمہاری روح اور تمہارے جوارح خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی نعمت ملے تکبیر کہو، اللہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرو اور اپنے دل اور سینہ میں اس عظمت کے احساس کو زندہ اور اجاگر اور شدت کے ساتھ قائم کرو اور تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔ اور جب تم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن جاؤ گے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا۔ مزید ترقیات کے دروازے تم پر کھولے گا۔ مزید حکمتیں اور علوم قرآنی تمہیں عطا کرے گا اور تمہارے نور میں اور زیادہ نورانیت پیدا کرے گا اور پھر ایک حسین اور معطر حیکتہ اور دائرہ قائم ہو جائے گا۔ جو خدا تعالیٰ (باقی صہ پر)

قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

قادیان اور بھارت کی احمدی خواتین کے نام

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میری نہایت ہی عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کو اس مبارک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں جمع ہونا مبارک فرمائے۔ آپ جلسہ سالانہ کے دنوں میں روحانی خزائن سے اپنی جھولیاں بھریں اور پھر آپ کے ذریعہ وہ خزائن باقی دنیا میں تقسیم ہوں!

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام کی غرض آپ کو الہاماً بتائی تھی کہ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ۔ کہ آنے والا مسیح موعود پھر سے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرے گا۔ اور قرآنی شریعت کو دنیا میں رائج کرے گا۔ سو یہ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایسے نمایاں طور پر پوری ہوئی ہے کہ اس کے ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ ہمارا خدا زندہ خدا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی، اور قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔

پس ہم جو آپ کی جماعت میں شامل ہیں ہمارا فرض ہے کہ اپنے عمل، کردار، گفتار اور زندگیوں کے طور طریق سے دنیا پر اتمام حجت کر دیں کہ دنیا کی نجات اب صرف اسلام سے ہی وابستہ ہے۔ سب سے بڑا ذریعہ تبلیغِ اسلام اور احمدیت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا اپنے نمونہ کے ذریعہ سے ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا الہام ”کہ اگر پچاس فیصدی

عورتوں کی اصلاح کر لو تو

اسلام کو ترقی حاصل

ہو جائے گی“

بھی اس کی نشان دہی کرتا ہے۔ اولاد کی تربیت میں بڑا ہاتھ عورت کا ہوتا ہے۔ اگر ہمارے مردوں پر بھی قرآن کی حکومت ہو، ہمارے گھروں میں بھی قرآن کی حکومت ہو۔ اور ہم اور ہماری اولادیں قرآن کی تعلیم پر چلنے والیاں ہوں تو بہت جلد دنیا ہمارے نمونوں کو دیکھ کر اسلام کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو گی۔ اور اس نئے زمین و آسمان کا قیام ہو جائے گا۔ جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

اس لئے میری عزیزہ بہنو! پورا ترجمہ قرآن مجید پڑھیئے اور اس کا ترجمہ سیکھئے اور اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ یہی ہمارا سب سے بڑا کام ہے۔ اور قرآن سیکھنے سے ہی قیام شریعت کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈیڑھ سال سے جماعت کے احباب کو اسی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ کوئی ایک مرد، عورت، لڑکا، اور لڑکی ایسا نہ رہنا چاہیئے جو ناظرہ قرآن مجید نہ جانتا ہو۔ اور ناظرہ قرآن مجید جاننے کے بعد ترجمہ سیکھنا اس کا فرض ہے۔

آپ سب کے پیش نظر بھی سب سے بڑا کام یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید کے انوار کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنے امام اور خلیفہ کی دست و بازو ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اور مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن پڑھیں اور پڑھائیں۔ اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

خاکسارہ

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

۲۲/۱۱/۶۷   صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بقیہ خطبہ صفحہ ۴

سے تم فائدہ حاصل کرتے رہو گے اور اپنی ہدایت اور اپنی فراست اور اپنی روحانیت کے نتیجہ میں ہر موقع پر اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ ہی کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے اور اس طرح اس کا شکر ادا کرو گے تو پھر وہ اور نعمتیں تمہیں دے گا پھر تم اور شکر ادا کرو گے تو وہ اور نعمتیں تمہیں عطا کرے گا۔ غرض رمضان کے مہینہ میں ایک ایسا دائرہ شروع ہو جاتا ہے جو

غیر متناہی روحانی اور جسمانی۔ دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور انسان کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں اور انسان کا دشمن شیطان جو کبھی نفس امارہ کی سرنگ سے اور کبھی بیرونی حملوں کے ذریعہ انسان کو خدا سے دور کرنا چاہتا ہے وہ اپنے تمام حملوں میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی شیطانی حملوں سے بچائے رکھے اور محفوظ رکھے۔

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت

(بقیہ صفحہ ۳)

فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں جس نقطہ نگاہ سے بھی ہم دیکھتے ہیں عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اب پچھتر سالہ عرصہ قوموں اور جماعتوں کی زندگی میں کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے اس چھوٹے سے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنے ایسے فضل کئے کہ ان کی تعداد ”ایک سے ہزار ہو گئی“ والی دعا سے بھی بڑھ گئی۔ اور ان کے اموال میں جو برکت اللہ تعالیٰ نے ڈالی ایک سے دس ہزار کی نسبت سے بڑھ گئی۔ اس سے ہم اس صداقت کو پہنچے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا کی راہ میں جو مالی قربانیاں دیتی ہے وہ ضائع نہیں جاتیں اس دنیا میں بھی خدا کی راہ میں دی گئی رقم نہیں گن جاتی ہے اور صرف اتنی ہی نہیں ملتی۔ دگنی ہی نہیں ملتی دس گنے یا سو گنے ہی نہیں ملتی جیسا کہ ابھی میں نے اندازہ شمار سے بتایا ہے بلکہ دس ہزار گنے زیادہ ملتی ہے۔ ایسے خاندان بھی ہیں جماعت میں کہ ان کے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمانہ میں جتنی قربانی دی تھی ان کے بچوں میں سے ایک ایک کی ماہوار آمدنی ان کی ساری زندگی کی مالی قربانی سے زیادہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بڑے فضلوں کا مالک ہے۔ اور بڑے فضل کر رہا ہے۔ اور کرنا چاہتا ہے۔

(اخبار الفضل۔ ۱ نومبر ۱۹۶۷ء)

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی طبیعت ۵ نومبر گذشتہ سے اچانک خراب ہو گئی۔ ذیابیطس کی بیماری بھی عرصہ ۱۵ سال سے ہے۔ تمام بزرگوں اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ خاکسار کو صحت کلی حاصل ہو۔ نیز میرا چوتھا لڑکا احمد عبدالحلیم بفضلہ تعالیٰ اس سال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائنل امتحان میں پاس ہوئے ہیں۔ تمام بزرگان اور احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۔؍۵ روپے اور امانت پور میں ۔؍۵ روپے دے دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار احمد عبداللہ سب انسپکٹر

حیدر آباد دکن

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت و شاندار مستقبل

(۱)

از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

تو زمانہ کی اس گمنام مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک مقدس بستی سے آج سے پون صدی قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ اور بنی نوع کے ہمدرد اور غمخوار کے دل کی پکار کو سن کر یہ پیغام دیا۔

أَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ إِنِّي نَذِيرٌ مُبِينٌ۔ إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوعًا يَا إِبْرَاهِيمُ۔ قَالُوا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي۔

(تذکرہ صفحہ ۳۶۸)

اپنی اس قوم کو خبردار کر دے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ اور اے ابراہیم ثانی تجھے یہ بھی بشارت ہو۔ کہ جس طرح ہم نے ابراہیم اوّل اور ان کی نسل کو ضائع نہیں کیا ضائع نہیں کریں گے۔ ہم نے تیرے لئے اور تیری آواز پر لبیک کہنے والے دل پہلے سے ہی تیار کر رکھے ہیں جو تیرے اس روحانی بیج کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اور اے حاضرین جیسا کہ زمانہ قدیم سے یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ جب بھی خدا کے کسی فرستادہ نے دنیا کو اس کے خالق کی طرف بلایا۔ تو اس وقت کے مذہبی اور سیاسی اجارہ داروں نے ان کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ یہی صورت اس آسمانی آواز کے بلند ہونے پر ظاہر ہوئی۔ اور معاشرہ کے ہر طبقہ میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ اور مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اس آواز پر لبیک کہنے والوں پر یہ زمین اتنی تنگ کر دی گئی کہ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا تھا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر خدا کے ان بندوں کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ مسجد کے ملّا نے اسے دین کے نام پر ختم کرنے کے لئے عوام کو اکسایا۔ مندر کے برہمن نے اسے بُت شکن قرار دیا۔ کلیسیا کے منّاد حضرت مسیح پر چھیڑے جس طرح یروشلم میں ایک گروہ ان پر اس وقت کے یہودیوں نے دعاوی دیا۔ اس سازش کی صورت حالات کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا أَحْمَدَ إِلَى قَوْمِهِ فَأَعْرَضُوا وَقَالُوا كَذَّابٌ أَشِرٌ۔ وَجَعَلُوا يَشْهَدُونَ عَلَيْهِ وَيَسِيلُونَ كَمَاءٍ مُنْهَمِرٍ۔ (تذکرہ صفحہ ۳۶۷)

قَالُوا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

(تذکرہ صفحہ ۳۶۸)

ہم نے اپنے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ لوگوں نے اس سے منہ پھیرا نہ صرف منہ پھیرا بلکہ کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اس کے خلاف سازشوں میں اکٹھے ہو کر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اس پر گر پڑے اور ان سب نے مل کر یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہم تجھے ضرور ہلاک کر دیں گے۔ مگر خدا کی طرف سے یہ آواز آئی کہ اے ابراہیم مت گھبرا اور کسی قسم کا خوف مت کر۔ تیرے ذریعہ دنیا ایک بار پھر میری اس قدرت کاملہ کا نظارہ دیکھے گی۔ کہ

لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آتے رہے ہیں اور رہیں گے۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی ان بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

أُوحِيَ إِلَيَّ رَبِّي وَوَعَدَنِي أَنَّهُ سَيَنْصُرُنِي حَتَّى يَبْلُغَ أَمْرِي مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَتَتَمَوَّجُ بُحُورُ الْحَقِّ حَتَّى يُعْجِبَ النَّاسَ حَبَابُ غَوَارِبِهَا۔

میرے ربّ نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دیگا۔ یہاں تک کہ میرا کلام مشرق اور مغرب تک پھیل جائے گا اور راستی کے دریا موج مارتے نظر آئیں گے یہاں تک کہ ان کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔ چنانچہ اسے کہا گیا۔ دنیا نے خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جہان کے اس نور کی کرن اس قادیان سے طلوع ہوئی۔ سعید روحوں نے اس سے روشنی حاصل کرنی شروع کر دی۔ اور یہ آواز قادیان سے نکل کر اس علاقہ میں پھیلی اور اس علاقہ سے نکل کر سارے برّاعظموں میں اس کی آسمانی فرشتوں نے منادی کر دی اور پھر آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیل گئی۔ وہ بیج جو دنیا کی نظروں میں حقیر تھا۔ وہ تن آور درخت نظر آنے لگا۔ اور آج ہم اس اعلان میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اس آواز کی تبلیغ و اشاعت کا ایک عالمگیر نظام قائم ہو گیا ہے۔ اب امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا اور ایشیا۔ غرضیکہ سب ہی برّاعظموں میں اس روحانی نظام کی بنیادیں نہایت سبک رفتاری سے اُبھر رہی ہیں۔ حتیٰ کہ عیسائیت کے منّاد جن کو اس وقت دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کی پشت پناہی حاصل رہی ہے۔ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ اب جماعت احمدیہ کی مضبوط مورچہ بندی ہو گئی ہے۔ اور اب عیسائیت کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی اسلام کو نصیب ہو رہی ہے۔

معزز حاضرین پیشتر اس کے کہ میں وضاحت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت اور اس کے عظیم الشان مستقبل کے متعلق عرض کروں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا مختصر تعارف کرا دوں۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ احمدیت خالصتاً مذہبی اور بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے۔ جو اس صدی میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ اس الٰہی تحریک کا حقیقی مشن اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کا وہ کامل اور ہمیشہ قائم رہنے والا قانون اور دستور جو مکہ کی پیاری بستی میں سرتاج اوّلین و آخرین خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود پر نازل ہوا۔ اور اپنے اصولوں کی حقانیت دلائل و براہین کی مقناطیسی کشش کے باعث دنیا پر غالب آ گیا تھا۔ اور بعد کو خود مسلمانوں کی بدبختی اور سرد مہری سے وہ صرف قرآن مجید کے اوراق میں سمٹ کر رہ گیا۔ ایک مرتبہ پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اور نہ صرف مسلمان ہی آبِ حیات سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احباب ہے کہ وہ قومیں جو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس مقدس وجود کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنے ملک کے لئے ایک خطرہ سمجھتی ہیں جن کے نزدیک اس مقدس قانون کی اب اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی چند خود غرض اور سیاسی ذہنیت رکھنے والے انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی ہے۔ وہ نہ صرف اسے اپنا ملکی قانون بنانا اپنے لئے موجب فخر سمجھیں بلکہ ہر قلب اور ہر دماغ پر اس کی فرمانروائی ہو۔

اس مشن کو خدا تعالیٰ نے پچھلے اس ملک میں جس رنگ میں کامیابی عطا فرمائی۔ اگر بھارت اور پاکستان کی تمام شاخوں اور اس کی منظم کارکردگی پر روشنی ڈالی جائے تو اس کے لئے کئی صفحات کی ایک کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ کبھی وہ وقت تھا کہ

"کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

اور اب یہ عالم ہے کہ ہر مکتبۂ خیال کا سنجیدہ طبقہ کسی نہ کسی رنگ میں اس آواز کے ساتھ دلچسپی لینا ضروری سمجھتا ہے۔ اس وقت بھارت اور پاکستان کے مرکزی مقام پر جماعت احمدیہ کی فعال مشنیں قائم ہیں۔ ہر سال لاکھوں روپیہ کا لٹریچر تبلیغ اسلام کے لئے مفت تقسیم ہوتا ہے۔ اور ہر فرد جماعت اس یقین محکم کے ساتھ اس جہاد میں حصہ لے رہا ہے۔ کہ خواہ حالات کیسے بھی ناسازگار کیوں نہ ہوں۔ وہ کام جو خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ ایک نہ ایک دن ہم ضرور دنیا پر غالب آئیں گے۔

میں اس موقعہ پر اپنے اس ملک کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے معززین اور اخبارات کی بعض آراء سامعین کرام کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تا جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کے ٹھوس کام کا جو اندازہ غیروں نے کیا ہے اس کا علم ہو سکے۔

آپ حضرات کو علم ہے کہ قادیان میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی آریوں کے ساتھ اسلام کی صداقت اور حضرت مرزا صاحب کے مقام

کے متعلق مقابلہ شروع ہو گیا تھا۔ اور جہاں دوسرے مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور قدرائی آواز کو دبانے کا لگایا اس طبقہ نے بھی کوئی کسر باقی اٹھا نہ رکھی۔ مگر پھر بہت جلد انکو بھی اقرار کرنا پڑا کہ

"تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور موثر کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت ہمیں آریوں کو جھلس دے گی"

(بحوالہ آریہ سماج اخبار تیج ۲۵ر جولائی ۱۹۲۵ء)

بظاہر یہ اشتعال انگیز اعلان اس پرامن اور بنی نوع کی سچی ہمدردی کی تحریک کے خلاف عوام کو بھڑکانے کے لئے کیا گیا تھا۔ مگر اس کا ہر لفظ پکار پکار کر رہا ہے کہ اب یہ تحریک ایک ایسی ٹھوس طاقت میں بدل چکی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس بدقسمت علاقے میں ۱۹۴۷ء میں پھر ایک خوفناک انقلاب آیا۔ مذہبی جنون ہر طبقہ کے سر پر بھوت کی طرح سوار تھا۔ اس کے بداثرات سے ہم بھی محفوظ نہ رہے۔ اور "تخت گاہ رسول" کے فدائیوں کی اکثریت کو مجبوراً اس مقام کو چھوڑنا پڑا۔ مگر اس قادر خدا نے اپنی طاقت کا ایک اور جلوہ اس علاقہ اور ملک کو دکھلایا۔ اور وہ مقامات جن کے ساتھ قرآن اور دین اسلام کی اشاعت کا شاہی تعلق تھا۔ اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے آسمان سے فرشتے نازل کر دیئے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ نازک سے نازک وقت سے لے کر اب تک کوئی ایک دن اور ایک گھڑی بھی ایسی نہیں گذری جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہو کہ اس بستی سے اور اس کے مقدس مینارہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ کی رسالت کا اعلان نہ ہوا ہو۔ تا آنکہ چند سالوں کے اندر ہی ہمارے مخالفین کو پھر اقرار کرنا پڑا۔

"میں حیران ہوں کہ یہاں بھی مسلمان صرف احمدیوں کا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ اس میں نہ تو لطیفے ہی کہے جاتے ہیں نہ ہی ساز باز کے ساتھ اور سینما کی طرز پر ہی گائی جاتی ہیں۔ نہ بہروپیوں کے سوانگ ہی رچائے جاتے ہیں نہ ناٹک اور ڈرامے کھیلے جاتے ہیں۔ اور نہ بال سنوارے۔ فیشن میں غرق۔ پوڈر لونڈر لگائے نیم برہنہ لڑکیاں ہی نچائی جاتی ہیں۔ اور نہ ہی ان تبرکوں کے جلوس نکالے جاتے ہیں لیکن جلسہ کی رونق دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ لیکچر بڑے عالمانہ اسلامی تعلیم میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق بتلائے جاتے ہیں۔ حاضرین کا یہ عالم کہ آریہ سماج کے جلسہ میں بھی اتنی ہوتی۔ یو پی۔ سی پی۔ بہار۔ پاکستان سے لوگ آ کر شامل ہوتے ہیں۔ ان کا اتحاد بھی قابل تعریف ہے۔ ڈسپلن اور انتظام بھی تعریف کے قابل۔ تبلیغی سپرٹ قابل تقلید اور پابندی نماز و تلاوت قرآن قابل رشک ہوتی ہے"۔

(آریہ ویر جالندھر ۱۲ر مارچ ۱۹۵۸ء)

"پنجاب کے اس علاقہ میں ایک توحید پرست قوم جسے خدا کے ایک بزرگ اوتار ولی صفت گورو کے ذریعہ توحید کا سبق ملا تھا کثرت سے رہتی ہے۔ میری مراد سکھ قوم سے ہے۔ قادیان کے مقدس گورو اور نہہ کلنک اوتار کو اس قوم کے بعض پرستوں نے مختلف رنگ میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ ہمارے ان بھائیوں کے ایک مشہور اخبار خالصہ سماچار میں سردار امر سنگھ صاحب جی دوسانجھ فرماتے ہیں۔

"صرف احمدی مسلمانوں نے ہی کسی طرح دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مبلغ بھیج کر اور مساجد قائم کر کے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں۔ امریکہ ایسے ملک میں ۱۸ تبلیغی مراکز۔ گولڈ کوسٹ۔ افریقہ میں تعداد ۷۴ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے علاوہ ان کے گیارہ اخبار غیر ملکی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ افریقہ ایسے پس ماندہ ملکوں میں تبلیغ کا میدان زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں اور حیران کر دینے والی کامیابی حاصل کر رہے ہیں"۔

(۲۲ر اپریل ۱۹۵۱ء)

آپ حضرات جانتے ہیں کہ اس وقت تثلیث کے حق میں دنیا کی تمام بڑی بڑی طاقتیں کس طرح متحد ہو کر لگی ہوئی ہیں۔ امریکہ کو برطانیہ سے بعض امور میں ہزار اختلاف ہو۔ فرانس اور برطانیہ خواہ سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے کتنے ہی دور ہوں مگر خدا کے ایک عاجز بندے کی خدائی کو ثابت کرنے کے لئے سب ایک ہیں۔ ہمارے اس ملک میں عیسائی مشنریوں کا جس رنگ میں زور تھا اور اب بھی ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا بلکہ اب بھی ہمارے ملک کی ہر تہذیب اور طبقہ پر اس کا اثر قائم ہے۔ بانی جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اس غیر فطرتی عقیدہ کی بیخ کنی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُکَسِّرَنَّ صَلِیْبَکُمْ وَلَوْ مُزِّقَتْ ذَرَّاتُ جِسْمِیْ [illegible]

خدا کی قسم میں اب تمہارے عقیدہ صلیب و تثلیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دوں گا خواہ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کر دیا جائے۔ اور مجھے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔

بہت جلد حلقہ مسیحیت میں اس آواز پر خطرہ محسوس ہونا شروع ہو گیا۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آج سے تیس سال قبل "چرچ مشنری ریویو" لندن میں یہ اعلان ہوا کہ

"ہم نے قادیان کے مقامات کو دیکھا۔ مثلاً پریس۔ صیغہ ڈاک۔ صیغہ ترسیل لٹریچر۔ مدرسہ احمدیہ۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول۔ اشاعت و تبلیغ میں یہ ایک سرگرم گروہ ہے۔ یہاں سے نہ صرف ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتا ہے۔ بلکہ تین اور میگزین بھی یہاں سے نکلتے ہیں لندن۔ پیرس۔ برلن۔ شکاگو۔ سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔ یہ ایک اسلحہ خانہ ہے۔ جو ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے تیار کیا گیا اور زبردست عقیدہ ہے جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے"۔

([illegible])

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں یہ کام دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہمارے مخالفوں نے تو سمجھا تھا کہ شاید اس انقلاب سے یہ قوم اپنا دل چھوڑ بیٹھے گی۔ اور یہ سلسلہ نابود ہو جائے گا۔ ہمارے علاقہ کی اکثریت اور حاکم۔ اپنی اس کامیابی پر بڑے خوش تھے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ اس علاقہ اور ملک کے لئے بہت بڑا منحوس دن تھا جبکہ خدا کے ایک برگزیدہ اور مقدس کی جماعت اور اس کے امام کو اس علاقہ سے جانا پڑا۔ ابھی اکثریت کے نشہ میں اس نحوست کو یہ لوگ محسوس نہیں کر رہے مگر دن بدن اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور قوم کا سنجیدہ طبقہ محسوس کر رہا ہے کہ موجودہ بے چینی ایک بہت بڑی سزا کا نتیجہ ہے۔ لیکن اسے کیا کیا جائے خدا کے برگزیدہ بندوں کو جس قوم یا جس ملک نے بھی ٹھکرایا۔ ہر مذہب کی تاریخ گواہ ہے کہ اس قوم کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا گیا۔ [illegible] تاریخ ایک بار پھر دہرائی جا رہی ہے [illegible] اوتار کے لئے اپنے آپ کو دہرا سکتے ہیں۔ اور خدا کا یہ قول بڑی شان سے پورا ہو گا کہ

"کوئی دربار میرے حلقہ رحمت سے گذر نہ پاسکے، کوئی دربار کا اس جرم پہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۶)

اس وقت وہ کام جو پہلے ایک جگہ ہو رہا تھا۔ اب دو جگہ کے مضبوط اور ٹھوس مرکز قائم ہو گئے۔ پاکستان میں (۱) دریائے چناب کے کنارے [illegible] ربوہ کا آباد ہونا ایک نیا شہر صرف احمدی آبادی کا ہوا ہے جس میں باقاعدہ ڈگری کالج۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ ہائی سکول اور سائنس کی ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔ ایک تعلیم الاسلام کالج جس میں بیرون ملک کے طالب علم بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور الفضل ایک روزنامہ اخبار اور الفرقان وغیرہ کئی قریب ماہوار رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ وہاں جماعت کی موجودہ ترقی کا ایک نقشہ ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام کس مپرسی کی حالت میں تھا اور دنیا سے اسلام۔ اسلام کی ضرورت اسلام کے نام اور غلبہ اسلام کے لئے

نے اپنے اموال قربان کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا کئے۔ اور آپ کو مخلصین کی ایک جماعت دیگئی۔ جو اپنے نفوس اور اپنے مال کی قربانی خدا کی راہ میں دینے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں سے قربانیاں لیتا ہے تو اس دنیا میں بھی اپنے فضلوں کا انہیں وارث بناتا ہے۔ چنانچہ جب اس زمانہ میں نشأۃ ثانیہ کی ابتداء میں مخلصین کی ایک جماعت پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے وقتوں اور اپنی زندگیوں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ کیا۔ اور وعدہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ جماعت سے متعلق کہ میں ان کے نفوس اور ان کے اموال میں برکت ڈالوں گا۔ آؤ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کس رنگ اور کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ میں اس وقت جماعت کی تاریخ کے پچھتر سالوں پر طائرانہ نگاہ ڈالوں گا۔ یہ ۱۹۶۷ء ہے اس میں سے پچھتر ہم نکال دیں تو ۱۸۹۲ء کا سال بنتا ہے۔ اور جب ہم ۱۸۹۲ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیانہ پچھتر سالہ عرصہ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں اور مجموعی ترقی نفوس میں اور اموال میں مشاہدہ کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو قدرت کاملہ کا مالک ہے اپنے بندوں پر کس طرح فضل کرتا ہے ۱۸۹۲ء میں نفوس کے لحاظ سے ۱۸۹۲ء کے صحیح اعداد و شمار تو غالباً ہمارے ریکارڈ میں نہیں کیونکہ ہماری سنسز مردم شماری کبھی نہیں ہوئی لیکن ایک عام اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں حاضری جلسہ ۳۲۷ تھی) کی حاضری دیکھ کر وغیرہ وغیرہ کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ یا اگر بہت ہی کھلا اندازہ کیا جائے تو ایک ہزار سے تین ہزار کے درمیان تھی عام اندازے کے مطابق ۱۹۶۷ء کی یہ تعداد اس چھوٹی سی تعداد سے بڑھ کے کم و بیش تیس لاکھ کے قریب ہوگئی ہے۔ میرے اندازہ کے مطابق تیس لاکھ سے کچھ اوپر ہے اس زیادتی میں دو چیزیں اثر انداز ہیں ایک پیدائش۔ دوسرا تبلیغ۔ ہر دو راہوں سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نفوس میں برکت ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا تو یہ فرمائی تھی۔ کہ

اک سے ہزار ہوویں

لیکن جب اس تعداد کا جو ۱۹۶۷ء کی ہے ۱۸۹۲ء کی تعداد سے ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ تو عجیب یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں گویا یہ کہا کہ تم ایک سے ہزار مانگتے ہو میں ایک سے تین ہزار کرتا ہوں۔ چنانچہ جب ہم اعداد و شمار کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں۔ گو (اگر اس وقت ایک ہزار احمدی سمجھے جائیں) ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو تین ہزار کر دیا ایک کو ہزار نہیں۔ ایک کو تین ہزار بنا دیا ہے۔ کیونکہ تین ہزار کو ہزار کے ساتھ ضرب دیں تب جو یہ شکل ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور اگر ۱۸۹۲ء میں جماعت کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے جو میرے نزدیک بہت زیادہ اندازہ ہے۔ تو پھر بھی اس سے "اک سے ہزار ہوویں" والی دعا اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ اور پچھتر سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نفوس کو ایک ہزار گنا زیادہ کر دیا۔ یہ معمولی زیادتی نہیں حیرت انگیز زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جہاں اظہار ہوتا ہے وہاں عقل کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور تمام اندازوں کو غلط کر کے رکھ دیتی ہے۔ اگر یہ امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اس جماعت کو اسی رنگ میں اور اسی حد تک قربانیاں دینے کی توفیق دے گا جس طرح گذشتہ پچھتر سال وہ دیتا رہا ہے۔ اور اسکے نتیجہ میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اسی رنگ میں ہوتے رہیں گے۔ یہ تعداد اگر اسی نسبت سے بڑھتی رہے تو آج سے پچھتر سال بعد تین ارب اور نو ارب کے درمیان ہو جائے گی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم اپنی دعاؤں سے اور اپنی تدبیر سے اور اپنی قربانیوں سے اور اپنی فدائیت اور جاں نثاری سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح جذب کرتے رہیں جس طرح گذشتہ پچھتر سال میں ہم نے جذب کیا تھا تو اگلے پچھتر سال میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔ اور نشأۃ ثانیہ کی جو مہم ہے۔ وہ پوری کامیابی کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہو جائیگی خدا کرے کہ جماعت کو اسی طرح قربانیاں دینے کی توفیق ملتی رہے۔

یہ بھی کہا گیا تھا کہ میں ان کے اموال میں برکت ڈالوں گا اب اموال کو ہم دیکھتے ہیں ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں ۱۸۹۳ء کے لئے چندوں کے وعدے دیئے گئے (وہ انتظام اس وقت قائم نہیں تھا جو آج قائم ہے) اور وہ وعدے ساری جماعت کے سمجھے جانے چاہئیں کیونکہ تمام مخلصین جلسہ سالانہ پر جمع ہو جاتے تھے۔ تو ۱۸۹۳ء کے لئے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت نے جو وعدے دیئے۔ ان کی رقم سات سو کچھ روپے تھی اور آج پچھتر سال گذرنے کے بعد عملاً جماعت جو مالی قربانیاں خدا کی راہ میں پیش کر رہی ہے۔ اس کی رقم ایک کروڑ روپے اوپر نکل گئی ہے۔ ہم سات سو کی بجائے اگر ایک ہزار لے لیں (کیونکہ ان وعدوں کے علاوہ وہ دوست جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے رہ جاتے ہیں انہوں نے بعد میں وعدے کئے ہونگے اور رقمیں بھجوائی ہوں گی) تو اگر ۱۸۹۲ء کی آمد ایک ہزار روپیہ سمجھیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۶۷ء کی آمد ایک کروڑ سے اوپر نکل گئی۔ تحریک جدید کے چندے وقف جدید کے چندے۔ وقف عارضی کا جو خرچ ہوتا ہے (اگرچہ وہ ہمارے رجسٹروں میں درج نہیں ہوتا لیکن وہ خدا کی راہ میں خرچ ہے جو ایک احمدی کر رہا ہے اپنے خرچ پر باہر جاتا ہے۔ کرایہ خرچ کرتا ہے۔ وہاں اپنے گھر سے زائد خرچ کرنا پڑتا ہے) ان سب کو اگر اکٹھا کیا جاتے تو یہ رقم ایک کروڑ سے کہیں اوپر نکل جاتی ہے۔

میں ایک کروڑ کی رقم ابھی فرض لیتا ہوں تو ایک ہزار سے بڑھ کر ایک کروڑ تک ہماری مالی قربانیاں پہنچ گئیں یہ بھی دس ہزار گنا رقم بن جاتی ہے گویا ایک روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کے چندے بنتے ہیں۔ یعنی ۱۸۹۲ء میں اگر جماعت نے ایک روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق اپنے رب سے حاصل کی۔ تو اسی برگزیدہ جماعت نے ۱۹۶۷ء میں دس ہزار روپیہ (اس ایک روپے کے مقابلہ میں) خرچ کرنے کی اپنے رب سے توفیق پائی۔ یہ تو چندوں کی نسبت ہے مگر وعدہ کیا گیا ہے کہ اموال میں برکت دی جائے گی اب جس نسبت سے جماعت کے اموال بڑھے ہیں۔ وہ دس ہزار گنا سے زیادہ ہے۔ کیونکہ ۱۸۹۲ء میں قریباً سو فی صدی مخلص تھے اور پوری قربانی دے رہے تھے خدا کی راہ میں۔ لیکن ۱۹۶۷ء میں تعداد چونکہ بڑھ گئی ہے بہت سے ہم میں ایسے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ آج سے ایک سال یا دو سال یا چار سال یا پانچ سال کے بعد اس ارفع مقام پر پہنچ جائیں گے۔ جس پر اللہ تعالیٰ ان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ان کے چندوں کی شرح اس شرح کے مطابق ہو جائے گی جو ۱۸۹۲ء میں مخلصین دیا کرتے تھے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جو اموال منقولہ اور غیر منقولہ ۱۸۹۲ء کے احمدیوں کے پاس تھے۔ آج ان کے مقابلہ میں جماعت کے مجموعی اموال منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ دس ہزار گنا سے زیادہ برکت ڈال دی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بے شمار

(باقی صفحہ نمبر ۵ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

خواتین کے ایک روزہ جلسہ کی تفصیل

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سال کے بعد پھر دوبارہ بھارت کی احمدی خواتین کو اپنے پیارے مرکز قادیان میں جمع ہو کر اپنا چھہترواں جلسہ سالانہ پورے اہتمام کے ساتھ منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ خواتین کا اپنا علیحدہ جلسہ مورخہ ۲۵ر نومبر کو صبح ٹھیک سوا گیارہ بجے زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ محمد صدیق احمد صاحب بانی آف کلکتہ شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ نے کی تلاوت اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

پیغام

نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کی درخواست پر قادیان کی درویش اور ہندوستان کی دیگر احمدی بہنوں کے نام بھجوایا تھا۔ (پیغام کا مکمل متن اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج ہے)

اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت"

کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں ایک سچے مدعی کی صداقت کے لئے خدائی نشانات و تائیدات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات سنائے۔

دوسرے نمبر پر محترمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ بھاگلپوری نے

"اسلام میں عورت کا مقام"

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوفہ نے اسلام سے قبل عورت کی حالت کا مقابلہ اسلام کے بعد کی حالت سے کرتے ہوئے جو حقوق اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے دیئے ہیں ان کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورتوں کو مکمل حقوق دلوائے اس کی عزت و ناموس حفاظت کی اور اسے پستی کے گڑھے سے نکال کر بلند مقام پر پہنچایا۔

تیسرے نمبر پر حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات

اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں"

کے موضوع پر دلنشین پیرایہ میں تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات یعنی فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ وقف عارضی، رسومات کے خلاف اعلانِ جہاد، تعلیم القرآن، مجالس موصیان کا مقام، تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء اور وقفِ جدید کے چندہ میں بچوں کی شمولیت وغیرہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور بہنوں کو پر زور الفاظ میں ان تحریکات کے متعلق ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہماری بہنوں کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان تحریکات پر دل و جان سے لبیک کہنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان تحریکات کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی زیادہ سے زیادہ وارث بنیں اور اسلام کی روحانی فتح کے دن کو قریب تر لانے والیاں ہوں۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ عالیہ بیگم صاحبہ نے

"اسلام میں عورت کی قربانیاں"

کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں قرونِ اولیٰ کی مسلم خواتین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت ثانیہ کے دور میں احمدی خواتین کی شاندار قربانیوں کی واقعات اور حوالہ جات کے ذریعہ تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام و احمدیت کی ترقی احمدی خواتین کی قربانی اور ایثار کے جذبہ پر ہی منحصر ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدی خواتین اس جذبہ سے معمور رہی ہیں جس کا زندہ ثبوت ڈنمارک کے دارالخلافہ کوپن ہیگن میں تعمیر ہونے والی مسجد سے ملتا ہے جو صرف احمدی خواتین کے چندہ سے بنی۔

اس کے بعد خاکسارہ کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق

عاجزہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا، رسول اور قرآن شریف سے عشق بیان کیا۔ پھر آپ نے اپنی جماعت کو جو اخلاقی تعلیم دی حضور کی تحریرات سے اس کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور اولاد اور صحابہ کے اخلاق حمیدہ پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ نے

"قبولیت دعا کے شیریں پھل"

کے عنوان پر تقریر کی۔ اپنی تقریر میں محترمہ نے قبولیت دعا کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے فخر الرسل اور خاتم الانبیاء کا شیریں پھل ہمیں ملا۔ پھر آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں خلفائے راشدین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود شیریں پھل کے طور پر ملا۔ اور اسی طرح بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں فضل عمر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ کا بیٹا وجود ملا۔ جو باون سال تک دنیا کو شیریں پھل کھلاتا رہا۔

محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پٹنہ نے بعنوان

مطالعہ کا شوق

تقریر کی۔ آپ نے مطالعہ کی اہمیت۔ اس کے فوائد اور یورپین ممالک کی اس کے ذریعہ ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری بہنوں کو کچھ وقت نکال کر قرآن شریف، مذہبی کتب اور دیگر ادبی اور سائنس کی کتابوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ جس میں سے ہم گذر رہی ہیں قلمی جہاد کا زمانہ اور حضرت مسیح موعود کا نام اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم رکھا ہے۔ اس لئے آپ کی جماعت میں سے ہونے کے ناطے بھی ہمیں خاص طور پر حضور کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے جو ہماری ذہنی و بنیادی علمی ترقی کا موجب ہوگا۔

شکیلہ اختر صاحبہ کے بعد محترمہ جمیلہ پروین صاحبہ نے

"پردے کی اہمیت"

کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے ذریعہ ثابت کیا کہ پردہ عورت کے لئے ضروری ہے۔ پردے کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے موصوفہ نے بتایا کہ پردہ عورت کی زینت کو چھپاتا اور اس کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتا ہے۔ نیز اخلاقی اہمیت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اخلاقی اعتبار سے بھی پردہ ضروری ہے اور بے پردگی کے نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ پردے کا حکم اسلام جیسے کامل مذہب اور قرآن شریف جیسی آخری اور مکمل کتاب نے دیا ہے جو اس کی اہمیت کو اور بڑھا دیتا ہے۔

آخر میں محترمہ نصرت بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے"

محترمہ نے اپنی تقریر میں اسلام کی خوبیاں اور فضائل کا اختصار سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مندرجہ بالا عنوان "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" کیونکہ یہ تمام خوبیاں کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

اس پروگرام میں

ناصرات الاحمدیہ

کی بچیوں نے بھی حصہ لیا۔ چنانچہ عزیزہ بشریٰ شہزادی نے "نماز کی اہمیت" کے عنوان پر عزیزہ شکیلہ طلعت نے "ہم احمدی کیسے بنے" کے عنوان پر۔ عزیزہ [illegible] تعلیم [illegible] سے

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے کارنامے" کے عنوان پر عزیزہ ظہیرہ بدر نے "خلافت ثانیہ کی اہم تحریکات" کے عنوان پر عزیزہ امۃ الرحمن نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے کثیر احسانات میں سے ایک احسان" کے عنوان پر اور عزیزہ امۃ الکریم کوثر نے "وفات مسیح" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ یہ سب تقاریر پوری توجہ سے سُنی گئیں۔

تقاریر کے درمیان نظمیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ عزیزہ امۃ الحبیب صاحبزادی امۃ الکریم کوکب۔ عزیزہ محمودہ بیگم عزیزہ امۃ العزیز اور عزیزہ امۃ المتین آف یادگیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

محترمہ سلیمہ بشریٰ صاحبہ لتیا پوری سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے صدر جلسہ یعنی محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی اور دیگر بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ جلسہ میں حاضری چھ سو کے قریب رہی۔ غیر مسلم خواتین بھی شامل ہوئیں جن کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو اسلام و احمدیت کی ترقی کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسارہ
نذیرہ بیگم جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تقریب شادی

خاکسار کے برادر نسبتی عزیز عبدالرحمن صاحب ابن محمد شعبان صاحب کا ملو پورہ کشمیر کی شادی خانہ آبادی خاکسار کی ماموں زاد بہن عزیزہ صفیہ بانو ساکن سرینگر اور ... صاحب کی ہمشیرہ عزیزہ شمیم اختر کی شادی خانہ آبادی ہمراہ عزیز سید نثار احمد صاحب ساکن آسنور کشمیر ہوئی اور علی الترتیب ۱۸ اکتوبر و ۱۸ نومبر ۱۹۶۷ء کو رخصتانہ کی تقاریب عمل میں آئیں۔

(باقی کالم ۱ کے نیچے)

(کالم ۵ سے آگے) بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو بابرکت بنائے اور عزیزان مذکور کو خادم دین بنائے۔

خاکسار
بابو غلام رسول نائب پرائیوٹ ہیڈ ماسٹر
سرینگر

چندہ وقف جدید کی سو فیصدی یا نوے فیصدی ادائیگی کرنیوالی جماعتوں کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دعا فہرست ارسال کر دی گئی

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے تحریک وقف جدید کا چندہ سو فیصدی یا نوے فیصدی ادائیگی کر دیا ہے ان جماعتوں کے صدر و سیکرٹریان مال کے اسمائے گرامی کے علاوہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر۔ مولوی سراج الحق صاحب مبلغ حیدرآباد۔ مولوی حمید الدین صاحب مبلغ بنگلور مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ کلکتہ کے نام بھی ان کی حسن کارکردگی کی وجہ سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں بغرض دعا شائع کیا جا رہا ہے۔

احباب کرام ان سب کارکنان اور چندہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت ڈالے اور انکی جملہ مشکلات کو دور فرمادے۔

دوسری جماعتوں کے صدر و سیکرٹریان مال کو بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں تاکہ اس قسم کی دوسری فہرست دسمبر کے آخری عشرہ میں حضور اقدس کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کی جا سکے۔ اب وقف جدید کے سال کے اختتام کو صرف ایک ماہ رہ گیا ہے ایسی جماعتیں اپنی بیداری مغزی کا ثبوت دیں کیونکہ حضور اقدس نے حال ہی میں جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں حضور نے جماعت کو وقف جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"اب سال کے دو ماہ باقی رہ گئے ہیں میں یہ درخواست کرتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جماعت اُسکی طرف فوری توجہ دیگی اور پندرہ دسمبر سے پہلے پہلے تمام وعدے پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ کیونکہ ابھی اور جو بڑے وعدے ہیں وہ بھی الٰہی ابھی کافی کمی ہے۔"

پس وہ جماعتیں جنہوں نے نوے فیصدی ادائیگی کی ہے وہ بھی سو فیصدی کا وصول کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور جن جماعتوں کے وعدہ اس سے زیادہ بقایا رہ گئے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پورے طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ (ناظم دفتر وقف جدید قادیان)

قادیان

مکرم سید بشیر الدین احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید
محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ
" سلیمہ بشریٰ لتیا پوری سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ
مکرم مربیان اطفال الاحمدیہ
مکرم محمد امام صاحب غوری سیکرٹری مال یادگیر
" محمد عبد الصمد صاحب وقف جدید "
" احمد حسین صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد
" سیٹھ محمد یوسف احمد الدین صاحب سکندرآباد
" سید محمد نور عالم صاحب " کلکتہ
" بابو محمد عبد الکریم صاحب " سن گنج
" سک شریف احمد صاحب " آمڑا
" پی احمد علی صاحب " مرکرہ
" قاضی ظہیر الدین صاحب " علی پور کھیڑہ
" سید محمود علی صاحب " کرولی
" ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب " فیض آباد
" ایم کنہہ صاحب " تیلی چیری
" پی محمد عثمان صاحب " سورب
" محمد قمر الزمان صاحب " بچوٹہ
" محمد قاسم صاحب " ادیکور
" محمد عثمان صاحب " بلاری
" قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپور
" سید محمد بشیر احمد صاحب انفرادی لکھنؤ
" لطف الرحمن صاحب چودہ کلاٹ
محترمہ فضل النساء صاحبہ سیکرٹری لجنہ
کیندرہ پاڑہ
مکرم چوہدری احمد صاحب انفرادی آزاد نگر
" شکیل احمد صاحب سیکرٹری مال گیا
" خواجہ غلام محمد صاحب " باندی پورہ
محترمہ ... بیگم سیکرٹری لجنہ کھدگسپوں
مکرم محمد سیلن الدین صاحب سیکرٹری مال محبوب نگر

مکرم سید داؤد احمد صاحب سیکرٹری مال مظفرپور
" سید حشارت حسین صاحب اوریا
" شیخ علی احمد صاحب سیکرٹری مال پوری
" ماسٹر غلام نبی صاحب صدر کنہ پورہ
" غلام نبی صاحب راتھر سیکرٹری مال "
" مولوی احمد حسین صاحب " مٹھو راپلی
" سی کے علاوی صاحب " پتہ پریم
" سید فضل احمد صاحب انفرادی دمکا
" اکبر علی ملا صاحب صدر بالسرہ
" شریف احمد صاحب انفرادی انڈمان
" صدیق امیر علی صاحب سیکرٹری مال موگرال
" عبد الجلیل صاحب " شیموگہ
" شیخ عبد اللہ صاحب مبلغ سرینگر
" عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال بھدرواہ
" سید محمد یونس صاحب صدر سورو
" کے رائن صاحب " کیرولائی
" قمر العارفین صاحب سیکرٹری مال مونگھیر
" محبوب الحق صاحب " تال گرام
" ایم ابن عبد اللہ صاحب " پینگاڈی
" سید منظور احمد صاحب صدر نیو کیپٹل
" حاجی بشیر احمد صاحب انفرادی بجو پورہ
" اسلم خان صاحب فتح پور
" غلام رسول صاحب صدر رہمبہ
" ڈاکٹر محمد امام صاحب بنگلور
" نعمت اللہ صاحب چندہ پور
" سید ظہور الحسن صاحب دانی لبنہ
" عبد الرزاق صاحب سیکرٹری مال گوندہ
محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ سیکرٹری لجنہ میرکاڈ
مکرم غلام احمد شاہ صاحب بانڈی پورہ
" محمد اسلیل صاحب کھوریا
" عبد السلام صاحب ندسیر

مکرم مرزا شیر علی بیگ صاحب بانیکا گوجرہ
" سید محمد حسن صاحب انفرادی سدا نندپور
" مرزا آدم علی بیگ صاحب انفرادی بیاگرہ
" ایم محمد کنجو صاحب سیکرٹری مال پیریم پادر
" اسرار محمد صاحب " سانگھ
" عبد الشکور صاحب " سہنپورہ
" حسن نور محمد صاحب " بٹہ پورہ
" ڈاکٹر محمد یونس صاحب " کھا گلپور
" قریشی محمد عابد صاحب " شاہجہانپور
" مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب انفرادی ٹانگی
بمعہ بیوی بچگان
" سید یعقوب الرحمن صاحب سیکرٹری مال
بمعہ بیوی بچگان کوساپور سٹ
" سید عبد السلام صاحب انفرادی
بمعہ بیوی بچگان
" سید برہان الدین صاحب قادری انفرادی
کرنک پور
" سید احمد فی اللہ صاحب انفرادی کٹک
بمعہ بیوی بچگان
" سید غلام الدین صاحب " ڈھینکانال
" محمد سلیمان صاحب بی۔ اے سیکرٹری مال بمبئی
" محمد صدیق صاحب فانی سیکرٹری مال پونچھ و
سشینڈوہ

وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانیاں کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق فرمایا:-

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جبکہ ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے اب کسی ایک ملک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ یا دو مبلغوں کا سوال نہیں اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

تحریک جدید کا مالی جہاد جس کے لئے ہمیں حضرت المصلح الموعود کئی سالوں تک توجہ دلاتے رہے ہیں اس کے ذریعہ سے ہی ممالک بیرون میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ہوتا ہے۔ اور جو کام اب تک ہوا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اب یورپ کے حالیہ دورہ میں جو انتباہ فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور اب سر دھڑ کی بازی لگانے کے دن آگئے ہیں ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے:-

"پس ان الفاظ میں میں نے دنیا کی اقوام کو مخاطب کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ان الفاظ پر غور کریں اور پیشگوئیوں کو مدنظر رکھیں تو آپ کے دل میں احساس پیدا ہوگا کہ اب آپ کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ کر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں نباہنے کی توفیق بخشے۔"

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز پر ایک ماہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اکثر احباب نے اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے اپنے وعدہ جات نہیں بھجوائے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ صدر صاحبان جماعت سیکرٹریان مال اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ جات حاصل کرکے ارسال فرمادیں۔ اور ادائیگی کیلئے تاکید و تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

آپ سے ایک سوال؟

★ کیا آپ کے پاس اسقدر وقت ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کی دینی تربیت کر سکیں (۱) اگر نہیں تو آپ آج ہی سے بدر کے خریدار بنیئے۔ اور دوسرے احباب کو بھی بنا دیجئے۔ تاکہ آپ اور آپ کے دوست بدر کے ذریعہ اپنے اہل و عیال کو دین کی باتیں سکھلا سکیں۔

(۲) اگر وقت ہے۔ تو دین کی باتیں سکھلانے کے لئے کچھ مواد بھی تو آپ کو درکار ہوگا۔ اور وہ آپ بدر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پس جہاں پر بدر سے آپ کو بے پناہ فائدہ پہنچ رہا ہوگا۔ وہاں پر بدر کو بھی آپ مالی استحکام پہنچا رہے ہوں گے

منیجر بدر

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے۔

جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو تو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا عزیز کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی روح ... شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو کم و بیش ۲½ سیر ہوتا ہے سالم صاع کا ادا کرنا افضل ... ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کرسکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق ... کی شرح مقرر کرسکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے لیکن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو ایسی تمام رقم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان میں اور گرد و نواح کی اوسط قیمت کے مطابق گندم ... کی قیمت ۲؍۱ روپے بنتی ہے پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح مبلغ دو روپے مقرر کی گئی ہے۔

عید فنڈ

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں موصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ہر دو فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ناظر بیت المال قادیان

ولادت

قادیان ۱۱ر دسمبر۔ آج صبح مکرم حافظ عبد العزیز صاحب خادم مسجد اقصیٰ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

پیغامات (بقیہ صفحہ اوّل)

وزیر آبپاشی و بجلی و تعلیم پنجاب

جناب وزیر صاحب آبپاشی بجلی و تعلیم حکومت پنجاب چنڈی گڑھ کے سیکرٹری صاحب ان کی طرف سے جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ دوسری اہم مصروفیات کے ساتھ بالخصوص ودھان سبھا کے آئندہ اجلاس کے باعث ممکن نہ ہوگا۔ کہ وزیر صاحب جلسہ سالانہ کی تقریب میں شرکت فرما سکیں۔ شکریہ۔

وزیر ویلفیئر و ہاؤسنگ پنجاب

جناب پیارا رام دھنووالی وزیر ویلفیئر و ہاؤسنگ حکومت پنجاب چنڈی گڑھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے دعوت نامہ کے جواب میں رقم فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کے بہتر ویں جلسہ سالانہ کا دعوت نامہ موصول ہوا مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ جلسہ عوام کے دلوں میں مذہبیت اور روحانیت پیدا کرنے میں مدد کرے گا۔ جبکہ دنیا اس وقت روحانی اور اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ ہو چکی ہے میں اپنی بعض دیگر مصروفیات کے باعث جو جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے دوران ہیں۔ اس موقعہ پر میں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہونے سے معذور ہوں۔ تاہم میں اس جلسہ کی عظیم کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

وزیر صاحب لیبر و پارلیمنٹری امور پنجاب

جناب وزیر صاحب لیبر و پارلیمنٹری امور حکومت پنجاب چنڈی گڑھ کے پی اے صاحب رقم فرماتے ہیں۔ معروض خدمت ہوں کہ ۲۴ر ۲۵ر ۲۶ر نومبر کی تاریخوں میں مصروفیات کے باعث وزیر صاحب موصوف جماعت احمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع میں شرکت نہ فرما سکینگے۔ تاہم وہ اپنی نیک خواہشات اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھیج رہے ہیں۔

سردار گیان سنگھ صاحب راڑیوالہ پنجاب

جناب سردار گیان سنگھ صاحب راڑیوالہ لیڈر پنجاب کانگریس لیجسلیچر پارٹی چنڈی گڑھ کو سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ بھجوایا گیا تھا۔ اس کے جواب میں وہ رقم فرماتے ہیں۔ آپکے دعوت نامہ کے لئے میں آپکا ممنون ہوں۔ آپکے پروگرام یقیناً دلچسپ ہیں۔ اور ایسے موضوع بھی ہیں جن میں میں ذاتی طور پر دلچسپی رکھتا ہوں۔ جلسہ سالانہ کی تاریخوں کو نوٹ کر لیا ہے اور میں دیکھونگا کہ اگر ان تاریخوں میں میں چنڈی گڑھ سے دور رہا سکا تو ضرور حاضر ہونگا۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ان دنوں اسمبلی کا سیشن … [illegible]

سردار جوگندر سنگھ صاحب آئی۔ اے۔ ایس چنڈی گڑھ

جناب سردار جوگندر سنگھ صاحب آئی۔ اے۔ ایس ڈپٹی سیکرٹری ٹو پارلیمنٹ

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شمس العارفین صاحب ولد محمد عبدالنعیم صاحب مرحوم ساکن مونگھیر (بہار) کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اُن کی نہایت قابلِ افسوس بددیانتی اور غبن رقم کثیرہ کے باعث صدر انجمن احمدیہ نے اپنی کارکنیت سے فارغ کر کے مع اہل و عیال واپس بھجوا دیا ہے۔ اور تاوقتیکہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی نقصان کی معین طور پر تلافی نہ کریں انہیں نظام جماعت سے علیحدگی کی بھی سزا دی جاتی ہے۔ احباب اُن کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

حکومت پنجاب چنڈی گڑھ لکھتے ہیں۔ کہ میں آپ کے دعوت نامے کا بیحد ممنون ہوں جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ آپکے جلسہ میں شرکت کروں گا۔ مگر میری فوری نوعیت کی اہم مصروفیات مجھے چنڈی گڑھ چھوڑنے میں روک ہیں۔

جناب ڈی۔ این جلالی صاحب کشمیر

جناب ڈی۔ این۔ جلالی پبلک ریلیشنز آفیسر ٹو چیف منسٹر حکومت جموں وکشمیر سرینگر رقم فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے چھہترویں جلسہ سالانہ میں جو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے شمولیت کی دعوت دی ہے جس کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی محکمانہ مصروفیات کے باعث جلسہ میں شرکت نہ کر سکوں گا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے (تقاریب) جن میں سے ایک آپ کا بھی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی خوش فہمی ایک دوسرے کو اچھے رنگ میں سمجھنا اور انسانی اخوت کو پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوں گے بشرطیکہ اس قسم کی مشترکہ ترقی پسندی پر مبنی ہو۔ اور اس کا مقصد آدمی آدمی کے درمیان شک یقین اور کینہ کو ختم کرنا ہو۔ آپ کی خوش بختی اور جلسہ کی نمایاں کامیابی کے لئے نیک خواہشات رکھتا ہوں۔

اسی طرح جناب پرنسپل صاحب سکھ نیشنل کالج بنگہ ضلع جالندھر اور جناب نریش صاحب چیف ایڈیٹر نوجوت اینڈ شاہین مالیر کوٹلہ نے جلسہ میں شمولیت سے معذرت کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے۔

خبریں!

بمبئی ۱۱ر دسمبر۔ آج تڑکے چار بجکر ۲۰ منٹ پر بمبئی، حیدر آباد، پونہ، کوہلاپور، سورت، بنگلور میں جو زبردست بھونچال آیا تھا۔ اس سے کوئنا نگر کو زبردست نقصان ہوا ہے۔ وہاں ۸۰ فیصدی مکان گر گئے۔ شہری آبادی ۱۰ ہزار کی تھی۔ ان میں سے ۵ ہزار اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ دوپہر تک ۶۰ لاشیں نکالی جا چکی تھیں۔ خیال ہے کہ ۸۰ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ اور ۲۰۰ سو زخمی ہوئے ہیں۔ کوئنا ڈیم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ لیکن کوئنا کے بجلی گھر پر کافی اثر پڑا۔ بجلی گھر سے بجلی کی سپلائی رک گئی اور سارے علاقہ میں بجلی کی سپلائی بند ہو گئی۔ کوئنا کے بجلی گھر سے ہی بمبئی کو بجلی سپلائی ہوتی ہے۔ چنانچہ بجلی کی سپلائی نہ ہونے سے بجلی سے چلنے والی ریل گاڑیوں کی آمد و رفت سوا دو گھنٹے بند رہی۔ مرکزی ہوم منسٹر شری چوان، مہاراشٹر کے مکھیہ منتری شری نائیک اور مہاراشٹر کے کچھ دیگر وزراء کوئنا پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی ۱۱ر دسمبر۔ بتایا جاتا ہے کہ زلزلہ سے بمبئی کی کئی عمارتوں کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ کولابا کی رصدگاہ کے منتظمان کا کہنا ہے کہ بجلی کے فیل ہو جانے سے وہ چار بجکر بیس منٹ والا زلزلہ ریکارڈ نہ کر سکے۔ لیکن اس سے پہلے آدھی رات کے وقت زلزلے کے تین جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔ کوئنا نگر کے دو سو زخمی تعلقہ کراڑ کے ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ کوئنا نگر باقی ملک سے مکمل طور پر کٹ گیا ہے کیونکہ پیغام رسانی کے تمام ذرائع درہم برہم ہو گئے ہیں۔